REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ شوال ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ ہجرت ۱۳۳۵ ہش ۲۳ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ مئی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

مری ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"

قرآن مجید کی تفسیر کا اہم کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے سورۃ فلق تک ہو چکا ہے الحمد للہ۔ کل صبح نو بجے حضور اقدس سیر کے لئے بوربن تشریف لے گئے۔ قریباً چھ بجے شام واپس تشریف لائے۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۱ مئی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اعصابی تکلیف کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہائیڈروجن بم کا تجربہ

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ کل بحر الکاہل کے تجرباتی علاقہ میں جزیرہ بیکنی اٹول پر ہوائی جہاز کے ذریعہ ہائیڈروجن بم گرانے کا تجربہ کیا گیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا تجربہ ہے۔ جو امریکہ کی جانب سے کیا گیا۔

مصر ہر قیمت پر اپنی آزادی کی حفاظت کرے گا

سکندریہ ۲۱ مئی۔ مصر کے وزیر اعظم جمال عبد الناصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے اپنی بحری اور دوسری افواج کو جدید ہتھیاروں سے لیس کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے۔ آپ نے کہا مصر اس بات کی پروا نہیں کرے گا۔ کہ بعض ممالک ہتھیار روکنے یا اسلحہ کی مقدار مقرر کرنے کے لئے اس کے خلاف کوششیں کر رہے ہیں۔ جمال عبد الناصر نے کہا کہ ہم آزاد ہیں۔ اور جس جگہ سے جتنی مقدار میں بھی اسلحہ میسر آ سکا ہم ضرور حاصل کریں گے۔ جمال عبد الناصر نے کہا کہ وہ کسی ملک یا بعض ممالک کے گروپ کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ان کے ملک کی پالیسی کا فیصلہ کریں۔

الجزائر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا جائیگا

بیروت (لبنان) ۲۱ مئی۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے سلامتی کونسل میں الجزائر کا مسئلہ اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ الجزائر کے محاذ آزادی کی اس درخواست پر کیا گیا۔ جس میں اس نے عرب لیگ سے درخواست کی تھی کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کروائے۔ سیاسی کمیٹی کے اس اجلاس میں نو عرب ممالک کے وزراء نے شرکت کی۔

پاکستان کے تمام باشندوں کو فکر و عمل میں مکمل اتحاد اور تنظیم کا ثبوت دینا چاہیئے

قوم کا ہر فرد فوج کے ایک سپاہی کی حیثیت رکھتا ہے جسکا سب سے مؤثر ہتھیار اتحاد ہے

مسٹر ایم آر کیانی

کراچی ۲۱ مئی۔ پاکستان کے مرکزی وزیر مواصلات مسٹر ایم۔ آر۔ کیانی نے کہا ہے کہ اگر پاکستان ترقی کرنا چاہتا ہے تو اس کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ ملک کے تمام باشندے فکر و عمل میں مکمل اتحاد اور تنظیم کا ثبوت دیں۔ مسٹر کیانی نے ایک بیان میں قومی اتحاد کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ قوم کا ہر فرد فوج کے ایک سپاہی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس فوج کا سب سے مؤثر ہتھیار اتحاد ہے۔ اتحاد قومی ترقی کے لئے شاہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اسکے ذریعہ ہم دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کا بھی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وزیر مواصلات نے اس امر پر زور دیا۔ کہ دنیا کے موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اہل پاکستان چھوٹے چھوٹے داخلی معاملات میں الجھنے کی بجائے ملک کے وسیع تر مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اور فکر و عمل میں مکمل اتحاد۔ تنظیم اور تعاون کا ثبوت دیں۔

ملایا ترقی کے پانچسالہ منصوبہ کیلئے دو ارب ڈالر قرض حاصل کرے گا

ملایا ۲۱ مئی۔ ملایا کے وزیر اعظم جناب عبد الرحمٰن نے ایک بیان میں بتایا کہ ملایا ترقی کے پانچ سالہ منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے غیر ممالک سے دو ارب ڈالر قرض حاصل کرے گا۔ آپ نے کہا ہم کوشش کریں گے کہ فوج کے اہم عہدوں پر جلد سے جلد ملکی باشندوں کو متعین کر دیا جائے۔ البتہ فنی محکموں میں ابھی کافی عرصہ تک غیر ملکی باشندوں کی خدمات سے استفادہ کرنا پڑے گا۔

عدن کے قبائیلیوں کو مسلح کیا جا رہا ہے

لندن ۲۱ مئی۔ ڈیلی میل کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکام کو موصول ہونے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ امام یمن نے دو ہزار قبائیلیوں کو مسلح کرنا شروع کر دیا ہے۔

اردن کی دفاعی تیاریاں

عمان ۲۱ مئی۔ حکومت اردن نے شہری دفاع کے لئے پچاس ہزار دینار مخصوص کئے ہیں۔ شہری دفاع کی تنظیم کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کر دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹیوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ موجودہ مالی سال میں ہوائی حملے سے بچاؤ کے لئے پناہ گاہوں کی تعمیر کی غرض سے کچھ روپیہ مخصوص کریں۔

مصر اور پولینڈ کے درمیان اسلحہ حاصل کرنے کا معاہدہ طے نہیں پایا

قاہرہ ۲۱ مئی۔ کل قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ مصر اور پولینڈ کے درمیان اسلحہ حاصل کرنے کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ آج قاہرہ ریڈیو نے اس معاہدہ کی تردید کر دی ہے۔ پولینڈ کے سفارت خانہ کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایسا کوئی معاہدہ طے نہیں پایا۔ البتہ تجارتی لین دین کے سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔

سوڈان کا نیا بجٹ

خرطوم ۲۱ مئی۔ سوڈان کی وزارت خزانہ نے ۵۷-۱۹۵۶ء کے بجٹ کا مسودہ مکمل کر لیا ہے ایوان نمائندگان میں بجٹ پیش کرنے سے پہلے وزارت خزانہ اس پر ایک بار پھر غور کرے گی۔ ایوان نمائندگان کا اجلاس ۲۸ مئی سے شروع ہو رہا ہے۔

مشرقی پاکستان کو قحط زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ

ڈھاکہ ۲۱ مئی۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کونسل نے اپنے آخری اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو قحط زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ غذائی قلت کے مسئلہ کو ہنگامی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے حکومت کی تمام مشینری بروئے کار لائی جائے اور صوبے میں بحری بری اور فضائی ذرائع سے چاول لانے کے لئے فوری انتظامات کئے جائیں۔ قرارداد میں صوبہ بھر میں لنگر خانے اور غرباء میں مفت چاول تقسیم کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

[illegible] الفضل سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مئی ۵۶ء

دیگراں را نصیحت ......

مولانا عبدالماجد دریا آبادی کو مودودی صاحب کی جماعت کے ایک شیدائی پاکستانی عالم نعیم سلیم وضاحت نے ایک استفساری خط لکھا تھا۔ جس کا جواب مولانا نے اپنے ہفت روزہ اخبار صدق جدید میں دیا ہے اپنے جواب میں مولانا نے مودودی صاحب کا ماله وما علیه اپنے نقطۂ نظر سے بیان کیا ہے۔ اس پر مودودی صاحب کی جماعت کے بعض ارکان کو اتنا غصہ آیا ہے۔ کہ الامان۔ چنانچہ سہ روزہ ایشیا نے اپنی اشاعت ۵ مئی ۱۹۵۶ء کے تیر و نشتر کے کالم میں حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے:۔

"صدق جدید میں سچی باتوں کے تحت صحیحین کی یہ حدیث درج کی گئی ہے۔

لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه

تم میں سے کوئی مومن بدرجہ کمال نہیں ہوتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو خود اپنے لئے چاہتا ہے۔

اور اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔

رسول مقبولؐ کی چھوٹی بڑی سینکڑوں اور ہدایتوں کو چھوڑیئے۔ صرف اسی ایک چھوٹے سے حکم پر ہمارا آپ کا اگر عمل ہو جائے۔ تو آج معاشرے کی کیسی کایا پلٹ ہو کر رہے۔ یہ آپ کا رشک اور تنافس یہ رنجشیں۔ یہ غیبتیں یہ جھوٹی گواہیاں۔ یہ بدخواہیاں۔ یہ باہمی تہمتیں۔ یہ پارٹی بندیاں۔ ان میں سے کسی چیز کا بھی وجود باقی رہ جائے۔"

اور اسی اشاعت کے ساتویں صفحے پر اسی قلم سے مولانا مودودی کے متعلق ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"مولانا مودودی بڑے خوش دماغ ہیں۔ مخلص ہیں مسائل حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں ...... لیکن جب سے وہ فقہی سیاسی۔ تفسیری ہر موضوع پر قلم اٹھانے لگے۔ ان کی تحقیق کا معیار مسلک اہل سنت سے ہٹ ہٹ گیا۔ اور جا بجا مسلک خارجیت کی ترجمانی ہونے لگی۔ مولانا عبدالماجد سے پوچھنا صرف یہ ہے۔ کہ کیا وہ بھی یہ پسند کریں گے۔ کہ کوئی انہیں خارجی معتزلی یا مرجیہ کہے۔"

(سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۵ مئی ۵۶ء)

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایشیا کے مدیر کو کتنا غصہ ہے۔ اور غصہ کی انتہا میں آپ بالکل "غزالِ معقولیت" کی چوکڑیاں بھول نے ہیں۔

مولانا عبدالماجد صاحب نے مولانا مودودی کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ آپ نے جا بجا مسلک خارجیت کی ترجمانی اختیار کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مولانا عبدالماجد کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ مودودی صاحب اسلام کو اسی نقطۂ نظر سے پیش کرتے ہیں۔ جس نقطۂ نظر سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت میں خوارج نے ان الحکم الا للہ کی یہ انوکھی تفسیر کی تھی۔ کہ وہ بزور اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور کسی کی خلافت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ یہ لوگ کہتے تو حق بات ہیں۔ لیکن اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

مولانا عبدالماجد صاحب کا اشارہ اسی حقیقت کی طرف تھا۔ کہ مولانا مودودی صاحب بھی خوارج کی طرح ان الحکم الا للہ کی غلط توجیہہ کرتے ہیں۔ اور یہ محض ایک اصولی بات تھی۔ اس سے مولانا عبدالماجد صاحب کا مطلب مولانا پر "خارجی" کا آوازہ کسنا نہیں تھا۔ جواب شاید ایک علمی گالی سمجھی جاتی ہے۔ مولانا کا مطلب تو صرف یہ تھا کہ جس طرح خوارج کا یہ خیال تھا۔ کہ الٰہی حکومت تلوار کے زور سے قائم ہوتی ہے۔ اسی طرح مودودی صاحب کا یہ خیال خوارج کے خیال سے ملتا جلتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود دنیا پر بزور الٰہی حکومت قائم کرنا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی تصنیف "تجدید و احیائے دین" میں وضاحت کی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص کے خیالات کو یا مسلک کو کسی دوسرے کے خیالات اور مسلک سے تشبیہہ دے کر اس کے مسلک کی وضاحت کرنا طعنہ زنی یا برائی یا تضحیک نہیں ہو سکتی۔ اس لحاظ سے ایشیا کے مدیر محترم کا مولانا عبدالماجد صاحب پر ایک ہی اشاعت میں تضاد بیانی کا الزام لگانا اور ان کی گرفت ہرگز جائز نہیں سمجھی جا سکتی۔

ایشیا کے مدیر محترم تو مولانا کی اس ذرا سی علمی لغزش داگر اسکو علمی لغزش ہی سمجھ لیا جائے) لال پیلے ہو گئے ہیں۔ مگر جناب کا اپنا اسلام آپ کو کبھی احمدیوں کو بار بار احتجاج کرنے کے باوجود "مرزائی یا قادیانی" لکھ کر تنابز بالالقاب کرنے سے بالکل منع نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ ہمیشہ ضد سے احمدیوں کو "قادیانی یا مرزائی" لکھتے ہیں۔ یہی نہیں لکھتے بلکہ ایک بار تو مولانا مودودی صاحب نے اپنے ترجمان القرآن میں احمدیوں کو "قادیانی" لکھنے کے لئے دلائل کا دریا بھی بہا دیا تھا۔ اقامت دین کے مدعیوں کا پیر و مرشد سمیت تنابز بالالقاب کے واضح گناہ کے ارتکاب پر اصرار مودودی صاحب اور ان کے مریدوں کے کردار کی اسلامیت پر مہر نیم روز کی شعاعیں ڈالتا ہے۔

ایشیا کی اشاعت ۱۲ مئی ۱۹۵۶ء میں کوئی ابو المنصور صاحب شیدا سرور آبادی پھر مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی "حقیقت بیانی" پر ساون بھادوں کے بادلوں کی طرح موسلا دھار برسے ہیں۔ اور عجیب عجیب علمی گالیاں تصنیف فرما گئے ہیں۔ ذرا آپ کے اسلامی لہجہ کی شان ملاحظہ فرمایئے:۔

"یہی نہیں کہ صرف تحریک اسلامی کے رہنماؤں کا لٹریچر پڑھتا رہا۔ بلکہ یہاں کے "امیر شریعت" سے لے کر وہاں کے "شیخ الاسلام" تک اور "وما بینہما" میں سے کسی کی کوئی ایسی کتاب نہیں ہے۔ جس کا خاکسار نے مطالعہ نہ کیا ہو۔ آپ کی تفسیر ماجدی بھی پڑھ ڈالی۔ اور "صدق" کی "سچی باتیں" تو مدت سے زیر مطالعہ چلی آ رہی ہیں۔ کمیونسٹوں اور منکرین حدیث کی سب قابل ذکر کتابیں کھنگال لی ہیں۔ مرزائیوں کا پورا لٹریچر ازبر یاد ہے۔"

(سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۱۲ مئی ۵۶ء)

یہ تو ہم مان لیتے ہیں۔ کہ آپ نے سب کچھ پڑھ ہی نہیں بلکہ کھنگال ڈالا ہے۔ اور مولانا مودودی کا آپ پر بڑا اثر ہوا ہے۔ اور ان کی دعوت اقامت دین نے آپ کا من موہ لیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ آپ کو اسلام کی الف۔ بے۔ تے سے بھی ابھی واقفیت حاصل نہیں ہوئی۔ ورنہ یہ سراسر کافرانہ انداز تحریر نہ ہوتا۔ بے شک آپ کو مرزائیوں کا پورا لٹریچر ازبر یاد ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ براہ راست نہیں بلکہ اپنے پیر و مرشد مولانا مودودی کی طرح "برنی" صاحب کے ذریعہ۔ اور یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے قرآن کریم کا مطالعہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو پڑھ کر کیا جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ خوارج کی طرح مودودی صاحب کے اسلام کا طول و عرض بھی دفتر کی کرسی سے لے کر وزیر اعظم کی کرسی سے آگے نہیں۔ آپ کا نظریہ اسلام اشتراکیت اور فاشزم کی طرح بزور حکومتی اقتدار پر پنجہ مارنا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ جس کی حکومت کرنے کے نام پر سیاست کو سارا اسلام بنا دیا گیا ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنا محض وہم ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث

ما بقی من النبوۃ الا المبشرات

کی ہنسی اڑانا ہے۔ اس لئے ہمیں ذرا بھی رنج نہیں۔ کہ آپ اسلام کی الف بے تے سے بھی ناواقف ہیں۔ اور اور بالاصرار تنابز بالالقاب کا قرآنی جرم کرنے پر اصرار سے قائم ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس انشاء اللہ بروز بدھ مورخہ ۲۳ مئی بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ جملہ خدام نماز مغرب مسجد مبارک میں ہی ادا فرمائیں۔ اور تنظیم کے ساتھ اجلاس میں شمولیت اختیار کریں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) جمعدار شبیر احمد صاحب منٹگمری کا چھوٹا بچہ سخت بیمار ہے۔ بخار ۱۰۰ ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بیہوشی طاری رہتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جمعدار صاحب موصوف کے بچے کو جلد سے جلد شفا بخشے۔ اور ان کے والدین کی بے چینی کو دور کرے۔

خاکسار رشید نور الحق معرفت احمدیہ لائبریری ڈرگ روڈ کراچی۔

(۲) میرے والد محترم نواب دین صاحب چند یوم سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد الفضل

صحبت صالحین اور ساعت سعید

— از محترم خورشید احمد صاحب شادؔ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ —

صحیح بخاری کتاب البیوع میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"اے لوگو تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث دوسرے مہاجرین و انصار کی نسبت زیادہ بیان کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے بہتوں کو ابوہریرہ کی نسبت ایمان و صحبت میں تقدم زمانی بھی حاصل ہے۔"

اصل بات یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تجارتی لین دین اور گھریلو خرید و فروخت میں اپنا بہت سا وقت بازار میں گزارتے جبکہ میں صرف پیٹ بھر کر روٹی مل جانے پر اکتفا کرتے ہوئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہر وقت موجود رہتا اس طرح جن مجالس میں اکثر مہاجرین و انصار شریک نہ ہوتے تھے ان میں میں شریک ہو جاتا۔ اور جن ارشادات کو بوجہ کاروباری مصروفیات کے اپنے ذہن میں محفوظ نہ رکھ سکتے۔ وہ میں (بوجہ اسی کام کا ہونے رہنے کے) یاد رکھ لیتا۔ یہی حال میرے انصار بھائیوں کا تھا۔ وہ سارا دن اپنی کھیتی باڑی میں مصروف رہتے۔ اور میں جو مساکین صفہ میں سے ایک تھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ان باتوں کو جن کو وہ یاد نہ رکھ سکتے۔ یاد رکھ لیتا۔ پھر ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں وعظ کے دوران فرمایا اگر کوئی شخص اپنی چادر زمین پر اس وقت تک پھیلا دے گا جس وقت تک کہ میں اپنی بات ختم کروں۔ اور پھر وہ چادر اپنے جسم پر لپیٹ لے گا۔ وہ میری کوئی بات نہیں بھولے گا۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بات ختم کر چکے تو وہ چادر میں نے اپنے اوپر لپیٹ لی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے آج تک کچھ بھی نہیں بھولا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کثرت روایت احدیث کے متعلق لوگوں کی چہ میگوئیوں کا جواب دو طرح دیا ایک تو یہ کہ مہاجرین و انصار اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں اتنا وقت نہ دیتے جتنا وقت میں دیتا تھا۔ کیونکہ میں مسجد میں ہی رہتا تھا۔ اس لئے مجھے ان کی نسبت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی زیادہ سننے کا موقعہ ملتا۔ اور پھر مجھے صرف یہی شغل تھا۔ کہ کوئی اور خیال میرے ذہن میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جگہ نہیں لے سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ مجلس میں ایک خاص گھڑی ایسی آئی جبکہ فیضان خداوندی جوش میں تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول (فداہ امی و ابی) کو قبولیت دعا اور برکت کی خاص اجازت دی تھی۔ چنانچہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس وقت اپنی چادر بچھا دے گا۔ اور پھر اسے اپنے اوپر لپیٹ لے گا۔ وہ میری بات کبھی نہ بھولے گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اسی کی برکت ہے۔ کہ میں اس کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہیں بھولا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دوسری وجہ میں اس ساعت سعد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بسا اوقات خاص توجہ الی اللہ اور محویت اور ربودگی کے بعد طاری ہوا کرتی جس میں اللہ تعالےٰ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو عام افاضہ روحانی کی نسبت بہت زیادہ افاضہ روحانی کا ذریعہ بنا دیتے۔ چنانچہ اس خاص ساعت سے ہی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود ہونے والے صحابہ کا تزکیہ ہو جاتا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی خاص برکات اور رسول کی خاص توجہ کے مستحق ہو جاتے۔ اس قسم کی گھڑیاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل محویت و ربودگی کے بعد اکثر آیا کرتی تھیں جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت۔ اور اپنے متبعین کو کوئی نہ کوئی مژدہ سنایا کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ایک جگہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ بھی حضور کے اردگرد حلقہ کئے ہوئے تھے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بالکل خاموش تھے۔ اور مجلس پر بھی بالکل سکوت طاری تھا۔ اتنے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام کچھ عرصہ انتظار کرتے رہے۔ لیکن جب دیر ہو گئی۔ تو سب کو فکر ہوئی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے حضرت ابوہریرہ رضی فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اکثر حاضر رہنے کی وجہ سے علم تھا کہ حضور عموماً کس طرف جایا کرتے ہیں۔ اس لئے میں ایک باغ کی طرف چل دیا وہاں جا کر دیکھا کہ باغ کا دروازہ بند ہے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ ہو نہ ہو حضور صلے اللہ علیہ وسلم ضرور اس باغ میں ہوں گے۔ میں اندر جانے کے لئے راستہ تلاش کرنے لگا۔ دیوار میں ایک جگہ پانی گزرنے کے لئے سوراخ تھا۔ میں اسی میں سے گھس کر اندر چلا گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم باغ کے کنوئیں کے کنارے پر بالکل ساکت و صامت تشریف فرما ہیں۔ میں ذرا قریب ہوا۔ تو میری آہٹ سنکر فرمایا ابوہریرہ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کیوں آئے ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ تمام صحابہ حضور کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔ میں ادھر آ نکلا ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ یہ میری جوتی لو۔ اور لوگوں کو خوشخبری دو کہ من

قال من امتی لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ جو شخص میری امت میں سے لا الٰہ الا اللہ کہے گا وہ جنت میں چلا جائے گا۔

اب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس وفور رحمت خداوندی کا آئینہ دار ہے۔ جو اللہ تعالےٰ بعض دفعہ اپنے انبیاء کو خاص طور پر عطا فرماتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تو یہ گھڑیاں کثرت سے آتی ہیں۔ انبیاء کے علاوہ اولیاء اصفیاء و دیگر مقربین بھی اس ساعت سعد سے حصہ پاتے ہیں۔ اس گھڑی اور اس مجلس میں جو شخص بھی موجود ہوتا ہے وہ اس فیضان رحمت خداوندی سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور اس کی روحانی پاکیزگی کے لئے بعض دفعہ یہی ایک گھڑی سالوں کی عبادت اور ریاضت کا کام دے جاتی ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ قادیان میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے غالباً افتتاحی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے دعا کرتے وقت دیکھا ہے۔ کہ آسمان سے ایک نور اترا ہے۔ جس نے ان تمام لوگوں کو ڈھانپ لیا ہے۔ جو اس وقت اس جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔ صلحاء اور مقربین الٰہی کی مجالس میں حاضر ہو کر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسلام میں صحبت صالحین و صادقین کو بہت اہمیت دی گئی ہے کیونکہ

..... شمار ہوتے ہیں

جو لوگ تیری نظر کا شکار ہوتے ہیں
وہ بے نیازِ غمِ روزگار ہوتے ہیں

کوئی تو روگ ہے آخر ترے فقیروں کو
کہ بات بات پہ یوں اشکبار ہوتے ہیں

جو حادثات ترے آستاں پہ لے آئیں
وہ حادثات بڑے خوشگوار ہوتے ہیں

دکھا دیا ہے جہاں کو وفا پرستوں نے
کہ تیرے نام پہ کیسے نثار ہوتے ہیں

کوئی تو جام اِدھر بھی بنامِ میخانہ
کہ ہم بھی بادہ کشوں میں شمار ہوتے ہیں

درِ حرم پہ مبشرؔ انہیں تلاش نہ کر
خراب حال سرِ کوئے یار ہوتے ہیں

مبشر احمد راجیکی

اللہ کی مجالس سراسر خیر و برکت ہوتی ہیں۔ انسان کو اکثر اوقات ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جن کا کام غیبت اور بدگوئی ہے جن میں بعض دفعہ وہ بھی دانستہ یا نادانستہ مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ خود غیر شعوری طور پر بعض مکروہات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور پھر اپنے کاروبار میں مصروفیت بہت حد تک اس کے احساسات و جذبات کو ذکر الٰہی و استغفار سے روک دیتی ہے۔ اور قلوب میں دنیوی آلائشوں کی وجہ سے کدورت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کا اگر جلد ہی جلدی ازالہ نہ کیا جائے تو مستقل شکوک و شبہات اور وساوس کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ان تمام زہروں کا بہت بڑا تریاق دعا و استغفار کے علاوہ صحبت صالحین بھی ہے۔ ان کی مجالس میں للّٰہی اخوت و تعلق حقیقی خلوص و وفاداری اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پوری عظمت و ہیبت نظر آتی ہے ان کے روحانی اور پر معارف کلام سے قلوب کے زنگ دھل جاتے ہیں۔

اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ مسلمان کو حقوق اللہ کی ادائیگی کے علاوہ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اشاعت دین کے لئے ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے۔ جو اس کام کے لئے وقف ہو۔ اصحاب صفہ ایسے ہی لوگ تھے۔ جو تعلیم دین کی غرض سے مسجد میں آ رہے تھے۔

راولپنڈی میں درس القرآن

اور

اجتماعی دُعا

امسال رمضان المبارک میں انجمن احمدیہ میں درس القرآن کا انتظام گذشتہ سالوں کی طرح کیا گیا۔ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک پارہ کے قریب روزانہ درس دیکر قرآن شریف ختم کیا۔ خدا کے فضل سے درس بہت ہی کامیاب رہا۔ حاضری کافی رہی۔ نیز بعض غیر احمدی احباب بھی باقاعدہ تشریف لاتے رہے ہیں لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے درس بہت مفید ثابت ہوا۔ بعض دوسرے احباب سڑک پر کھڑے ہو کر اس سے مستفیض ہوتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی برکات نازل فرمائے۔

۲۹ رمضان مبارک کو درس القرآن کا اختتام ہوا۔ اور ۸ بجے اجتماعی دعا کی گئی۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

یاد رفتگان

آہ ممانی نعیمہ صاحبہ

از مکرم مبارک احمد صاحب جہلم

چند دن ہوئے خبر ملی کہ کوئٹہ میں میری بڑی ممانی نعیمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳ اپریل کو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ میر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر (ریلوے) کی اہلیہ اور منشی غلام حیدر صاحب آف ضلع گجرانوالہ (جو موصی اور صحابی تھے) کی دختر نیک اختر تھیں۔

میں چھوٹا سا تھا۔ کہ میری والدہ وفات پا گئیں۔ بعد میں بہت کم موقع ملا۔ کہ ہم باہم اکٹھے ہوئے ہوں۔ بہر حال کم از کم عرصہ میں جو تاثر میں نے لیا۔ وہ یہ تھا کہ مرحومہ خاص صفات کی حامل خاتون تھیں۔ احمدیت کی محبت نس نس میں سمائی ہوئی۔ اسلام کا غلبہ دیکھنے کی متمنی۔ عاشقِ المسیح الموعود علیہ السلام۔ حضور کا نام ہر وقت لبوں پر۔ ہر بات میں حضور کے اقوال کا حوالہ۔ نہایت سادہ طبیعت ارکانِ شرع کی پابند۔ صوم و صلوٰۃ کی سختی سے محاسبہ کرنے والی۔ نوجوانوں کی اصلاح کا اس قدر خیال جب ذکر کرتیں ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے سوز و گداز کا طوفان امڈا چلا آتا ہے

ابھی پچھلے ماہ ان کے بڑے لڑکے میر عبید اللہ صاحب کی کراچی میں شادی تھی۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ ان دنوں جناب فضل الٰہی صاحب انوری فریضۂ تبلیغ کے لئے باہر جانے کے لئے کراچی آئے ہوئے تھے۔ میرا مرحومہ کے ساتھ زندگی وقف کے متعلق ذکر شروع ہو گیا۔ فرمانے لگیں۔

”معلوم نہیں ہمارے نوجوانوں کو کب ہوش آئے گی۔ کہ حضور کو بار بار وقف کی تحریک پر زور دینا پڑتا ہے حالانکہ اگر سمجھیں تو واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی احمدیت پر ایمان لاتا ہے۔ تو حقیقتاً اپنی زندگی اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کے لئے وقف کرتا ہے۔ اس زمانہ کے حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ تبلیغ کا کام ایک نظام کے تحت کرنا ہی ضروری ہے۔ اور اس وجہ سے سلسلہ واقف زندگی اور ان کے اہل و عیال کے نان و نفقہ اپنے ذمہ لیتا ہے۔ فرمانے لگیں کہ ہمارے زمانہ میں تو خدمت دین میں بڑی آسانیاں ہو گئی ہیں۔ ورنہ اسلام کے آغاز کو دیکھا جائے تو کتنے لوگ تھے جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں کو مستقل طور پر خیرباد کہہ کے صرف توکل کو دامن میں لے کر نکل پڑے۔ اور اپنی اپنی زندگیاں اشاعتِ اسلام میں فنا کر دیں۔ جن کو ہم اب بڑی عزت سے یاد کرتے ہیں۔ ان میں سے بڑے بڑے اولیاء بڑے بڑے صوفی اور بڑے بلند مرتبہ بزرگ ہوئے۔ اور ان کے نشان اور نام ابتک دنیا تک روشن رہیں گے“۔

یہ تھی ان کی تڑپ اور عشق حقیقی جس پر انہوں نے خود اپنی زندگی میں عمل کر دکھایا۔

یوں تو ہر احمدی سیدی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روحانی شاگرد ہے۔ لیکن ممانی مرحومہ کو حضور کی شاگردی کا خاص شرف حاصل تھا۔ اور اس کا ذکر بڑے فخر سے کیا کرتی تھیں۔ اپنے عمل سے اس شاگردی کی لاج رکھتی رہیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی ایسی تربیت دیتی رہیں۔ تاکہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کا نمونہ بنائیں نیز ان کی زندگیاں احمدیت کا نام روشن کرنے میں کام آسکیں۔

یہ فطرتی تقاضا ہے کہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی کے لئے ایسے بر تلاش کرتے ہیں۔ کہ وہ امیر ہو۔ تعلیم یافتہ ہو یا برسرروزگار ہو۔ اور دیکھتے ہیں کہ جہاں ان کی اولاد کو تکلیف نہ ہو۔ ہمارے پاس یا ہمارے نزدیک رہیں۔ اور خاص کر اس معاملہ میں مائیں اپنی اولاد کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اور اپنی بیٹیوں پر جان دیتی ہیں۔ لیکن مرحومہ نے بڑی لڑکی حضور کے ارشاد پر ایک جرمن نومسلم مسٹر عبدالشکور کنزے صاحب (جن کی تہذیب ہمارے ملک سے الگ۔ جس کی زبان الگ الگ مگر وہ احمدیت اور اسلام کے اسلامی رشتۂ اخوت میں منسلک ہے) کے ساتھ بیاہ دی۔ ذرا غور کریں۔ کتنی مثالیں اس قسم کی ملتی ہیں۔ آجکل کتنوں نے اخوتِ اسلامی کو دیگر خصوصیات پر ترجیح دی۔ لیکن مرحومہ میں یہ صفت تھی کہ وہ اس امر پر خوش تھیں۔ کہ حضور کے ارشاد اور احمدیت کی خاطر اپنی بیٹی بیاہ رہی ہوں۔ اور دعا گو تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیٹی کو بھی استقامت کی توفیق بخشے

خوشی کے موقع پر اپنے اقارب یاد آتے ہیں۔ لیکن میں نے ان کے لڑکے کی شادی پر دیکھا کہ انہوں نے اپنی لڑکی کو کبھی بھی اس رنگ میں یاد نہیں کیا۔ کہ جس طرح لوگ کرتے ہیں کہ ”ہائے میری بیٹی“ بلکہ ان کے ذہن میں اس وقت بھی یہی بات تھی کہ احمدیت کی خاطر وہ ہر بات برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ شکوہ یا گلہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ میں نے دیکھا ان کی کیفیت بالکل ان قرون اولیٰ کی ماؤں کی طرح تھی۔ جنہوں نے اپنی اولادوں کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ کہ جاؤ اور اسلام کی خاطر اپنی اپنی زندگیاں قربان کر دو۔ اللہ اللہ کتنی بلند تخیل کی تھیں مرحومہ! احمدیت کی تعلیم کا ہی اثر ہے کہ اس نے اس قسم کی عورتیں پیدا کیں۔

کتنا خوش قسمت ہوتا ہے۔ وہ گھر جس میں اس قسم کی عورتیں ہوں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے اتنے بڑے خاندان میں یک جہتی ہوتی ہے اپنے سے چھوٹوں سے عفو اور بڑوں کی عزت یہ تھا ان کا نظریہ اور اسی وجہ سے وہ سارے خاندان کی ہردلعزیز تھیں۔ ان کے صرف ایک بھائی عبد القادر صاحب ہیں۔ جن کی زندگی سلسلہ کے لئے وقف ہے۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے بلندیٔ درجات کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ وہ ان عورتوں میں سے تھیں۔ جو دوسروں کے لئے مشعلِ راہ تھیں احمدیت کا صحیح نمونہ تھیں۔ اگر اس قسم کی عورتیں ہم میں پیدا ہو جاویں۔ تو ہم بہت جلد اس مقام پر پہنچ جاویں۔ جس کا ہم سے وعدہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے پاس بلند جگہ عطا فرمائے اور ہم میں اور ہماری سلسلہ کی عورتوں میں وہ تڑپ محبت اور عشق پیدا فرمائے جس سے اسلام کا بول بالا ہو۔ اور ہماری زندگیاں بھی اس رنگ میں رنگی جاویں۔ جو اسلام اور احمدیت کا صحیح نمونہ ہوں۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دُعا

برادرم محمد احمد صاحب کا لڑکا منور احمد زاہد لندن میں مورخہ ۲۳/۵ سے B.S.C کا امتحان دے رہا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ بخیریت واپس لائے۔ اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار محمد یحیٰ

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ذکر اللہ تعالیٰ اور اطمینان قلوب

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(از مکرم محمد یعقوب صاحب امجد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

رنج والم اور فرحت و انبساط کے جذبات کا انسان کے اندر پیدا ہونا عین فطرت ہے۔ انسان اپنے عمل سے ہی فرحت و انبساط پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ایسی کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ جو انسانی فطرت کو آپ ہی آپ لازم ہو۔ بلکہ ہر چیز انسان اپنے عمل سے پیدا کرتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کوئی درد نازل نہیں فرمایا۔ مگر اس کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل فرمایا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ جسمانی درد کا علاج جسمانی ہوتا ہے۔ اور روحانی کا علاج روحانی ہوتا ہے۔ رنج والم بھی روحانی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ اس کا سرچشمہ حسرت و یاس ہے۔ جس کے پیدا ہونے سے انسان کا دین اور دنیا دونوں خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ اور اس کا سفینۂ حیات ناامیدی اور حسرت و یاس کے بھنور میں پھنس جاتا ہے۔ بعض لوگ اس بھنور میں پھنس کر کوشش کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب بجز ہلاکت کے کوئی صورت بچاؤ کی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی کورچشمی اور کوتاہ بینی پر دال ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا تعالیٰ وہ قادر مطلق خدا تعالےٰ ہے۔ جو ہر مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے۔ بشرطیکہ انسان پوری تگ و دو اور محنت و مشقت سے کوشش کرے۔ اور ساتھ ہی یہ فریاد بھی کرے۔ کہ اے قادر مطلق اس مصیبت سے تیری طاقت و نصرت کے بغیر نجات پانا محال ہے۔ ہاں اگر تیری نظر عنایت ہو۔ تو رہائی مل سکتی ہے، جب انسان اس نہج پر اپنی جدوجہد کو جاری کرتا ہے۔ تو وہ خدا جو رحمٰن اور رحیم کی ازلی و ابدی صفات سے متصف ہے۔ اس کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔ کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔"

اس کی رحمت کو جوش میں لانے کا واحد ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ یہی وہ مضبوط چپّو ہے جو انسان کی کشتیٔ حیات کو حسرت و یاس کے بحر متلاطم کے بھنور سے نکال کر ساحل تک لانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کو قرآن مجید میں بھی "اکبر" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ فرمایا ولذکر اللہ اکبر کہ ذکر الٰہی سب سے بڑی چیز ہے۔ پھر دوسری جگہ اس کا فائدہ بھی بیان فرمایا۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

کہ مایوس اور ناامید دل ذکر الٰہی سے اطمینان پا کر زندگی کو دوبارہ حاصل کرتے ہیں۔

اطمینان کے بغیر روحانیات میں ترقی کرنا ناممکن ہے۔ ہر مومن کو اپنے اپنے ایمان کے درجے کے مطابق اطمینان قلب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ انبیاءؑ کو بھی۔ کیونکہ قرآن مجید پر غور کرنے سے اس کی تصریح ملتی ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض کی کہ اے اللہ مجھے یہ بات سمجھا دیجئے۔ کہ مُردوں کو کس طرح زندہ کیا جا سکتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے جواب دیا۔ کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ ایمان تو ہے۔ ولکن لیطمئن قلبی۔ دیکھئے۔ خدا کا پیارا نبی۔ جو خلیل اللہ کے خطاب سے سرفراز ہے۔ اس کو بھی اطمینانِ قلب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ تو پھر ایک ادنیٰ درجہ کے مومن کو بھلا کیوں اس کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو اطمینان حاصل کرنے کا ایک راستہ بتایا۔ کہ چار پرندے پکڑ لو۔ اور ان کو اپنے ساتھ مانوس کرو۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو جدا جدا پہاڑ پر رکھ کر بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے۔ بالکل یہی طریقہ احیائے موتی کا ہے۔ اب قابل غور یہ بات ہے۔ کہ خداوند نے چار کا عدد کیوں مخصوص اور پھر پرندوں کو کیوں خاص کیا؟ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چار کے عدد اور پرندوں کے کہنے میں بھی کوئی حکمت مضمر ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اس خدا نے نازل فرمایا ہے۔ جو حکیم ہے۔ اور حکیم کی بات حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کے اندر بھی ضرور کوئی حکمت ہے۔ اس کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں۔ مولانا محمد جلال الدین رومیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں:۔ ؎

چار وصف است ایں بشر را دل فشار
چار میخ عقل گشتہ ایں چہار

تو خلیل وقتی اے خورشید ہش
ایں چہار اطیار رہزن را بکش

چار وصف تن چو مرغانِ خلیل
بسملِ ایشاں دہد جاں را سبیل

اے خلیل اندر خلاصِ نیک و بد
سر ببرشاں تا رہد پاہا ز سد

خلق را گر زندگی خواہی ابد
سر ببر زیں چار مرغِ شوم بد

بازشاں زندہ کن از نوع دگر
کہ نباشد بعد از آں زایشاں ضرر

اب ان چار پرندوں اور چار وصفوں کی تشریح یوں فرماتے ہیں:۔ ؎

بطّ و طاؤس ست و زاغ ست و خروس
ایں مثالِ چار مرغ اندر نفوس

بطّ "حرص" است و خروس آں "شہوت" است
"جاہ" چوں طاؤس و زاغ "امنیت" است

(مثنوی دفتر پنجم)

حقیقت یہی ہے۔ کہ "حرص" "شہوت" "جاہ" اور "تمنا" یہ چاروں کئی ایک پہلوؤں سے پرندوں سے مشابہ ہیں۔ ایک تو اس طرح کہ جس طرح پرندے کو رغبت سے مانوس کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان چاروں کو رغبت سے ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے اس طرح کہ جس طرح مانوس پرندے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور آواز دینے پر واپس آجاتا ہے۔ اسی طرح ان کا حال ہے۔ کہ جب انسان ان کو بلاتا ہے۔ تو یہ بھاگتی ہوئی آتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے جو چار کا عدد مخصوص فرمایا۔ اور پرندوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ کہ اے ابراہیم جس طرح انسان اپنے ان چار نفسانی پرندوں کو مانوس کر لیتا ہے۔ اور جس وقت چاہے۔ آواز دے کر دور سے بھی ان کو بلا سکتا ہے۔ یہی حال احیائے موتی کا ہے۔ چونکہ ان چار پرندوں کو ختم کرنے کا نام ہی حقیقی اطمینان ہے۔ لہٰذا وہ انسان جو اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس کی نیّا کنارے لگ جاتی ہے۔

اگرچہ حوادث کا سمندر تلاطم خیز ہی کیوں نہ ہو۔

جب ایک مومن ان چاروں خواہشوں کو چھوڑ کر "اطمینانِ قلب" کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو آواز آتی ہے، کہ اے میرے بندے تیری کشتی کو ہم نے تیری کوششوں اور اپنی رحمت بے پایاں کے نتیجے میں ان تباہ کن مراحل سے گزار دیا ہے۔ آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنّت کے دروازے تیرے لئے کھلے ہیں۔ اسی مضمون کو خداوند تعالےٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ۔ ارجعی الی ربّکِ راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی

(سورۃ فجر)

پس اطمینانِ قلب کو حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ ذکر الٰہی مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ اپنی جگہ ایک مستقل مضمون ہے۔ ہاں اس کے موٹے موٹے اصول یہ ہیں۔

(۱) نماز پڑھنا۔ (۲) قرآن مجید پڑھنا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی صفات کا بار بار اقرار کرنا (۴) خدا تعالیٰ کی صفات کا ذکر جس طرح گوشۂ تنہائی میں کرنا اسی طرح لوگوں میں بھی ان کا اقرار کرنا۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کا ذوق کتب بینی

ایک صاحب سوا تین سو صفحوں کی قلمی کتاب بغرض فروخت میرے پاس لائے، یہ صاحب شاہ دین بلڈنگ مال روڈ میں نایاب اشیاء کی تجارت کرتے ہیں۔

اس کتاب پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہوئی تھی:۔

"نسخہ نایاب تکمہ فیض جو ابھی طبع نہیں ہوئی۔ حکیم نور الدین صاحب نے سفارش کی۔ کہ غلام حسین صاحب بھیرہ والوں کو ان کی پرانی کتاب نقل کر لینے دو۔ لہٰذا غلام ولد فضیلت پنا نے نقل کی سنہ ۱۲۸۹ھ میں۔"

یہ ایک نہایت خوشخط لکھی ہوئی طبی کتاب ہے۔

(عبد الوہاب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور)

میٹرک کا امتحان دینے والے واقفین زندگی طلبا توجہ فرمائیں

جملہ ایسے واقفین زندگی جو اس سال میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں۔ یا میٹرک پاس کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہیں وقف میں نہیں لیا گیا۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان)

ضروری اطلاع:۔

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ خاکسار ربوہ سے باہر سفر پر ہے۔ اس لئے میرے نام آمدہ چٹھیوں کا جواب ربوہ میں واپسی پر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ)

تربیتی کلاس — خدام الاحمدیہ کا فرض

موسم گرما کی تعطیلات میں یہ کلاس ربوہ میں جاری ہوگی

اس سے قبل بھی الفضل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۶ء میں تربیتی کلاس کے بارہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اب پھر اس بارہ میں تحریر ہے کہ گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر مشورہ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق تربیتی کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں جاری ہوگی جس کی معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

اس کلاس کے اجراء کا انحصار طلبہ کی تعداد پر منحصر ہے۔ اگر خاطر خواہ تعداد آ جائے گی تو کلاس جاری ہو سکے گی۔ اس لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مطلع کریں کہ کتنے نمائندے اس کلاس کے لئے وہ بھجوائیں گے۔ معقول تعداد کے آنے کے بعد کلاس کی تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گونگوں اور بہروں کے اساتذہ کیلئے وظائف

۱۔ نظارت تعلیم اسال دو لڑکوں کو دو سال ٹریننگ بیس بیس روپے ماہوار وظیفہ دے گی۔ عرصہ ٹریننگ نو ماہ۔ کالج کی طرف سے وظیفہ ۳۰/- روپے ماہوار۔

شرائط:۔ فرسٹ ڈویژن میٹرک یا ایف۔ اے یا ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن۔ خواہشمند احباب معرفت مقامی پریذیڈنٹ صاحب درخواستیں ارسال کریں۔ ایسے ٹرینڈ اساتذہ کیلئے اندرون و بیرون پاکستان مواقع ہیں۔

۲۔ منشی فاضل و مولوی فاضل اساتذہ کی ضرورت

ابتدائی تنخواہ ۶۰/- روپے، نگرانی الاؤنس ۲۵/- روپے۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ تمام کا خانہ خالی چھوڑ کر درخواستیں معرفت مقامی امیر صاحب جماعت ارسال ہوں (ناظر تعلیم ربوہ)

ذہانت کیا ہے؟

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں جن میں آپ نے ذہانت و فراست کی تعریف فرمائی ہے اور تمام دوستوں سے امید رکھی جاتی ہے کہ وہ اس تعریف کا مصداق بننے کی انتہائی کوشش کریں گے۔

حضور فرماتے ہیں:۔ "یہی وہ چیز ہے جس کو ذہانت کہتے ہیں یعنی اپنے علم کو ایسے طرز پر کام میں لانا اور اس سے فائدہ اٹھانا کہ انسان کی چاروں طرف نگاہ رہے اور کوئی گوشہ اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے۔

پس ذہین وہ شخص ہے جو چاروں گوشوں پر نظر رکھے۔ مگر وہ جو صرف علم کی حد تک محدود رہتا ہے اور بات کی تہ تک نہیں پہنچتا ہم اسے ذہین نہیں کہہ سکتے۔" (الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء)

(شعبہ ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت رشتہ

(۱) ایک سلیقہ شعار تعلیم یافتہ لڑکی بعمر پندرہ سال کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا برسر روزگار یا اعلےٰ تعلیم یافتہ ہو۔ الرائیں اور زمیندار خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔

ایم۔ ایم۔ اے معرفت ناظر امور عامہ ربوہ

(۲) ایک گریجویٹ لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی سادہ طبیعت اور امور خانہ داری سے واقف۔ عمر ۲۴-۲۵ سال ہے۔ اس کے والد دیہاتی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ رشتہ کنوارہ، تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔

م۔ الف معرفت ناظر امور عامہ ربوہ

فصل ربیع اور زمیندار جماعتیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے نئی فصل (ربیع) برداشت ہو رہی ہے۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کے لئے مستحسن صورت یہی ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اپنے ذمہ کے چندوں کا حصہ کھلیانوں پر سے ہی الگ کر کے اپنے سیکرٹریان مال کے سپرد کر دیں۔ گھر واپس لے جا کر ادا کرنے میں ہو سکتا ہے کہ بعض کا نفس مجبوریاں اور معذوریاں پیش کر کے چندہ ادا کرنے میں دقتیں پیدا کر دے۔ سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ نہ صرف اس پیداوار کی نسبت سے چندہ وصول کریں جو برداشت کی جا رہی ہے بلکہ دوسری آمدنیاں جن پر ابھی تک چندہ ادا نہ ہوا ہو ساتھ ہی ان کے چندہ کی بھی وصولی کریں اور حصہ آمد یا چندہ عام کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ اور تحریک خاص کا بھی خیال رکھیں اور جس قدر چندہ بصورت جنس وصول ہو اسے فی الفور فروخت کر کے رقم مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

حلقہ مارٹن روڈ کراچی قرآن مجید کا درس

حلقہ ہذا کے زیر اہتمام امسال قرآن مجید کے درس کا انتظام کیا گیا۔ یکم رمضان المبارک سے مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی روزانہ ایک پارہ کا درس نماز عصر سے مغرب تک دیتے رہے اور ۲۸ رمضان المبارک کو یہ درس خدا تعالےٰ کے فضل سے ختم ہوا۔

درس کے اختتام پر مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

مرزا نذیر احمد زعیم حلقہ مارٹن روڈ کراچی

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں

کوئی ایسی جماعت جو پختہ سڑک یا ریلوے اسٹیشن سے قریب ہو۔ بچوں کی تعلیم کا قریب ہی معقول انتظام ہو۔ اگر انہیں تعلیم و تدریس و تربیت کے لئے مبلغ کی ضرورت ہو۔ اور وہ صرف مبلغ کی رہائش کا انتظام کر سکتے ہوں تو براہ کرم مجھے لکھیں تا کہ مبلغ کو بھجوایا جا سکے۔ (میر محمد بخش ایڈووکیٹ گوجرانوالہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اکرام پراچہ سرگودھا

(۲) میری بھتیجی صادقہ بیگم ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مرزا عطاء اللہ شاہین چنیوٹ

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ ذیابیطس میں کافی عرصہ سے بیمار ہیں نیز میری ہمشیرہ اہلیہ سید محمود احمد صاحب بھی بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الحمید خاں ہیڈ ماسٹر کنٹونمنٹ بورڈ سکول کوئٹہ

(۴) ہم سب اہل خانہ بخار و کھانسی میں مبتلا ہیں۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین

حکیم سید عبد الباری شکارپور سندھ

(۵) میرا بچہ عبد الرزاق چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کو بھی کبھی کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ بندہ کے لئے بھی دعا فرمائیں

الٰہی بخش بہاولپوری مائی دی جھگی لائلپور

(۶) عزیزم بشیر احمد منشی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری صحت کچھ عرصہ سے گر رہی ہے۔ مالی مشکلات بھی ہیں۔ احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔

عبد اللہ خان افغان سٹور ٹرنک منڈی راولپنڈی

(۷) بندہ کی ہمشیرہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے اور کمزور بہت ہو چکی ہے احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

بشارت احمد نور کراچی

(۸) میری لڑکی بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہمشیرہ صاحبہ نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حکیم محمود احمد دار الشفاء خانیوال

(۹) میرے خسر محترم میاں محبوب عالم صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں احباب کرام صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ملک سعادت احمد مکینک برادرز ربوہ

اسلامی اخوت

از مکرم محمد صدیق صاحب شاہد راولپنڈی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کی تعلیم نے جس سرعت سے دنیا میں انقلاب پیدا کیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ عرب جیسی وحشی قوم میں آپ نے زبردست تبدیلی پیدا کر دی۔ انہیں وحشیوں سے انسان نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان بنا دیا۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا تھا۔ ظالم مظلوم کا خون چوس رہا تھا۔ انسانیت کا بر سر عام مذاق اڑایا جاتا تھا۔ غرضیکہ اخلاق حسنہ کا جنازہ نکل چکا تھا جہالت کی زد و پیچ میں جوش و خروش کا یہ حال تھا کہ بات بات پر تلوار چل جاتی تھی۔ اس زمن کے شہزادہ نے خدا تعالےٰ کے اس زریں پیغام کو ان انسانوں تک پہنچایا کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اس پیغام آسمانی کا سننا تھا کہ قوم کی کایا پلٹ گئی۔ وہ تلوار جو ہر وقت ایک دوسرے سے گلا کاٹنے کو ... میں چل گئی۔ چھوٹی غیرت پر مر مٹنے والے پر امن انسان بن گئے صدیوں سے خون کے پیاسے قبائل گلے مل کر رونے لگے۔ اور یوں معلوم ہوا کہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن گئی ہے۔ آپ کے صحابہؓ اعلےٰ اخلاق سے مزین ہو گئے یہ مجسم ایثار و قربانی بن گئے۔ اخوت کا بے پناہ جذبہ ان میں پیدا ہو گیا۔ جس کی ایک جھلک انصار و مہاجرین کے باہم تعلقات میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو اکثر ان میں سے بے سرو سامان تھے۔ کیونکہ وہ اپنا سب مال و متاع وطن ہی چھوڑ کر نکل آئے تھے بالکل غریب و نادار ہو گئے۔ نہ کھانے کو کچھ پاس تھا نہ پہننے کو۔ نہ سر چھپانے کو جگہ تھی۔ اس موقعہ پر انصار مدینہ نے اس اخلاص و ایثار کے ساتھ ان سے سلوک کیا کہ انہیں غربت محسوس تک ہونے دی۔ ان کے ساتھ حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر برتاؤ کیا۔ ان کی مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر انصار و مہاجرین کے باہم مناسبت سے جوڑے بنا کر ان میں باقاعدہ رشتہ اخوت پیدا کر دیا۔ اس سلسلہ مواخاۃ پر طرفین کی طرف سے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ عمل درآمد ہوا وہ اس دور کی خونی اخوت کو بھی شرماتا ہے۔ انصار نے اپنے مکانات ان کی رہائش کے لئے خالی کر دیئے انہیں اپنے اموال میں حصہ دار بنا دیا۔ اپنی زمین اور باغات ان کے ساتھ تقسیم کر لئے

لکھا ہے کہ جب مہاجرین نے انصار کی طرف سے اس غیر معمولی شفقت کو دیکھا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر انصار کی بے حد تعریف کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمیں تو ڈر محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں انصار اپنی عظیم الشان نیکی کی وجہ سے سارا اجر نہ لے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسا نہیں ہوگا۔ جب تک تم ان کی نیکی کے شکر گذار اور خدا کے حضور ان کے لئے دست بدعا ہو گے تم اجر سے محروم نہیں ہو سکتے۔

سلسلہ مواخاۃ کے بعد تو انصار کے جذبہ محبت اور اخوت کا یہ عالم تھا کہ سعدؓ بن ربیع انصاری نے اپنے مہاجر دینی بھائی عبدالرحمنؓ بن عوف کے سامنے اپنا سارا مال و متاع نصف نصف گن کر رکھ دیا تھا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں میں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں تاکہ آپ اس سے نکاح کر لیں۔ یہ سعدؓ کی طرف سے جوش و محبت کا ایک بے اختیاری اظہار تھا۔ ان کی یہ پیشکش اخوت کے سلسلہ میں ایک ایسی درخشاں مثال ہے کہ جس کی نظیر نہ آج تک تاریخ پیش کر سکی ہے اور نہ کر سکے گی۔

یہ تھا جذبہ اخوت ہمارے اسلاف میں اور یہی چیز تھی جس نے مسلمان قوم کو ترقی دی اور انہوں نے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو ہلا دیا۔ اے کاش آج ہم میں بھی یہی ایثار قربانی اور اخوۃ کا جذبہ پیدا ہو جائے اور ہم بھی مسلمان ہونے کی وجہ سے سگے بھائیوں کی طرح ہو جائیں اور پاکستان کی ترقی اور بہبودی کے لئے اتحاد و اتفاق سے کام کریں۔ اگر ہم باوجود باہمی فروعی اختلافات کے شیر و شکر ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر ایک کشمیر کیا بیسیوں کشمیر ہم فتح کر سکتے ہیں۔

پیارے آقا فداہ امی و ابی کا ارشاد اختلاف امتی رحمۃ پیش کرتے ہوئے اپنے سیاسی رہنماؤں اور علماء دین و مفتیان شرع متین سے پر زور اپیل کروں گا کہ خدارا وہ مسلمانوں کے باہمی معمولی اختلافات کو ہوا دے کر جذبہ اخوت کو تباہ نہ کریں اور اس قسم کے فتنوں کی بجائے صلح و محبت کی تلقین کرتے ہوئے ہم سب کو (م) بھائی بھائی بننے کا موقعہ دیں۔ تاکہ پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ بن سکے اور اسلام کا بول بالا ہو۔

(ماخوذ روزنامہ تعمیر راولپنڈی)

میر نبی بخش خاں ری پبلکن پارٹی میں شامل ہو گئے

لاہور ۱۹ مئی۔ قلات ڈویژن کے رکن اسمبلی میر نبی بخش خاں مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر ری پبلکن پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے صدر پاکستان مسلم لیگ سردار عبدالرب نشتر۔ اور بلوچستان مسلم لیگ کے قائم مقام صدر میر قادر بخش خاں کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے یاد رہے میر نبی بخش خاں بلوچستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور پاکستان مسلم لیگ کے سابق جائنٹ سیکرٹری تھے۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے نئے ڈائرکٹر

کراچی ۲۰ مئی۔ حکومت پاکستان نے وزارت مالیات کے ڈپٹی سکرٹری مسٹر افضل سعید خاں کو پاکستان کی صنعتی مالی ترقیاتی کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائرکٹرز میں ڈائریکٹر مقرر کیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

اعلان

ایک ملازم کی جس کی تعلیم کم از کم مڈل یا میٹرک ہو ایک پیپر اینڈ بک ایجنسی میں ضرورت ہے۔ عمر ۱۵-۱۸ سال تک ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے بھجوائی جائیں۔

(ناظر امور عامہ)

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	پہلی سروس ۱	دوسری سروس ۲	تیسری سروس ۳	چوتھی سروس ۴	پانچویں سروس ۵	چھٹی سروس ۶	ساتویں سروس ۷	آٹھویں سروس ۸	نویں سروس ۹	دسویں سروس ۱۰
روانگی از سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۲½	۱۳¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ

پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۵½

از گوجرانوالہ تا سرگودھا

پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵½

جنرل منیجر

ری پبلکن امیدوار چوہدری فضل الٰہی کاسٹنگ ووٹ سے اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوگئے

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی ایوان سے واک آؤٹ کر گئی

لاہور ۲۱ مئی۔ ری پبلکن پارٹی کے امیدوار چوہدری فضل الٰہی چیئرمین کے کاسٹنگ ووٹ سے مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے ہیں۔ مسلم لیگ کی طرف سے سپیکر کے عہدہ کے لئے میر غلام علی خان تالپور کو نامزد کیا گیا تھا۔

سپیکر کے انتخاب کے نتیجہ کے اعلان سے پانچ منٹ پیشتر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان چیئرمین مسٹر ممتاز حسن قزلباش پر جانبداری کا الزام عائد کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

اسمبلی کے عارضی چیئرمین مسٹر ممتاز حسن قزلباش کے اعلان کے مطابق چوہدری فضل الٰہی اور ان کے مخالف امیدوار میر غلام علی تالپور کو برابر برابر (۱۴۸-۱۴۸) ووٹ ملے تھے۔ چیئرمین نے اپنا کاسٹنگ ووٹ چوہدری فضل الٰہی کو دیا۔ اور ان کے اسمبلی کا سپیکر ہونے کا اعلان کر دیا۔ چوہدری فضل الٰہی کا نام ڈاکٹر خانصاحب نے پیش کیا جنہیں پارٹی نے ۱۸ مئی کے اجلاس میں سپیکر کے لئے امیدوار نامزد کرنے کا اختیار دیا تھا۔

عبوری اسمبلی کے ۳۱۰ ارکان میں سے آج صرف ۲۹۷ نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔ اس وقت اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ۳۰۳ ہے۔ ان میں سے دو نے ابھی حلف نہیں اٹھایا۔ یہ دو صاحب خان قربان علی خان اور میر بخش شیر مزاری ہیں۔ کراچی کے رکن اسمبلی مسٹر اے ایم قریشی کا ووٹ منسوخ کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے دونوں امیدواروں کے حق میں ووٹ دیا تھا چیئرمین نے میر محمد بخش تالپور کا ووٹ غیر جانبدار قرار دے دیا تھا۔ کیونکہ وہ بروقت ووٹ نہیں ڈال سکے تھے۔ دو اور رکن بھی ووٹ نہ ڈال سکے

مسلم لیگ کا واک آؤٹ

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی ممبروں کے متعلق چیئرمین کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کر گئی۔ واک آؤٹ سے پہلے احتجاج اور نعروں کے انتہائی پرجوش مناظر پیش آئے۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ترجمان نے چیئرمین کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی تھی کہ مسٹر دھرم داس دیوانی کو اپنی خواہشات کے مطابق ری پبلکن پارٹی کے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ دعوےٰ بھی کیا تھا کہ میر محمد بخش تالپور کو ری پبلکن پارٹی کے امیدوار کے خلاف ووٹ دینے سے روک دیا گیا۔

گرما گرمی

اس موضوع پر ایوان میں گرما گرم بحث ہوئی۔ نعروں اور جوابی نعروں کا غلغلہ بلند ہوا۔ ایک موقع پر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار بہادر خاں نے تجویز پیش کی کیونکہ کچھ بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ اور ووٹنگ کے معاملہ میں پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اسلئے چیئرمین کو سپیکر کے از سر نو انتخاب کا حکم دینا چاہیئے۔ یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔

چیئرمین کا فیصلہ

چیئرمین نے یہ فیصلہ دیا کہ مسٹر دھرم داس دیوانی نے کیونکہ چوہدری فضل الٰہی کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ اسلئے یہ ووٹ اس طرف شمار ہوگا۔ میر محمد بخش تالپور کے متعلق چیئرمین نے یہ فیصلہ دیا کہ انہوں نے وقفہ کا اندر خود پر ووٹ نہیں دیا۔ اسلئے انہیں ووٹ دینے کا دوبارہ موقعہ نہیں دیا جاسکتا۔ چیئرمین نے مسٹر ایم۔ اے قریشی کا ووٹ منسوخ کر دیا۔

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار بہادر خاں نے چیئرمین کے فیصلہ کے خلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر دی ہے۔

پشاور میں شکر سازی کے کارخانے نے کام شروع کر دیا

پشاور ۲۱ مئی۔ چارسدہ میں شکر سازی کے ایک کارخانے نے آج کام شروع کر دیا ہے یہ کارخانہ پاکستان کے صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے قائم کیا ہے۔ اس پر بیس لاکھ روپے سے زیادہ لاگت آئی ہے۔ کارخانہ میں سالانہ سات ہزار ٹن گنا استعمال کیا جائے گا۔ اور ایک فصل میں بیس ہزار ٹن شکر تیار کی جائے گی کارخانہ کا ایک گنے کا فارم بھی ہوگا۔ جو دس ہزار ایکڑ پر محیط ہوگا۔ یہ فارم کارخانے کو گنے کی مسلسل سپلائی کے لئے قائم کیا جائیگا خیال ہے کہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن عنقریب پشاور میں شکر سازی کا ایک اور کارخانہ قائم کرے گی۔

سپیکر کے انتخاب کو عدالت میں چیلنج کیا جائے گا

اخلاقی اور واقعاتی اعتبار سے مسلم لیگ نے کامیابی حاصل کی (سردار بہادر خاں)

لاہور ۲۱ مئی۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے قائد سردار بہادر خاں نے بتایا کہ وہ صوبائی اسمبلی کے سپیکر کے انتخاب کو عدالت میں چیلنج کرنے کے مطالبہ پر غور کر رہے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں قانونی مشورہ بھی لیا جائے گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا ہائی کورٹ سے حکم نامہ حاصل کرنے کے لئے کوئی درخواست دائر کی جاسکتی ہے

سردار بہادر خاں نے مسلم لیگیوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہا "آج کی جنگ میں مسلم لیگ واقعاتی اور اخلاقی اعتبار سے ری پبلکن پارٹی کے مقابلہ میں جیت گئی۔ سردار بہادر خاں نے اپنی پارٹی سے اپیل کی کہ وہ متحد رہیں۔

ڈیوڈ مارشل نہرو سے ملیں گے

لنڈن ۲۱ مئی۔ سنگاپور کے وزیر اعظم ڈیوڈ مارشل کل یہاں سے واپس روانہ ہو گئے ہیں وہ سنگاپور جاتے ہوئے راستہ میں نئی دہلی میں پنڈت نہرو سے بھی ملاقات کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ پنڈت نہرو کی دعوت پر نئی دہلی جا رہے ہیں۔

سوڈان کے وزیر تجارت کراچی میں

کراچی ۲۱ مئی۔ سوڈان کے وزیر تجارت مسٹر ابراہیم سوڈان سے کل یہاں پہنچے۔ مسٹر ابراہیم پاکستان اور سوڈان کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لئے پاکستانی زعماء سے بات چیت کریں گے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مسٹر ابراہیم حکومت پاکستان سے سوڈان میں سوڈانی سرمایہ لگانے کے متعلق بھی بات چیت کریں گے۔ واضح رہے کہ سوڈانی وزیر اعظم مسٹر اسمٰعیل الازہری نے گذشتہ سال اپنے دورہ پاکستان کے دوران سوڈانی صنعتوں میں پاکستانی سرمایہ لگانے کی دعوت دی تھی۔

ریل کے حادثے میں ۱۲ ہلاک

نئی دہلی ۲۱ مئی تیسرے پہر راجکوٹ (سوراشٹر) کے نزدیک ایک میل گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ اس حادثہ میں ۱۲ مسافر ہلاک اور ۳۴ زخمی ہوئے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد سات اور زخمیوں کی تعداد ۲۴ بتائی گئی ہے۔ مجروحین میں سے چھ کی حالت خراب ہے۔

پشاور ڈویژن میں دیہی امداد کا کام

پشاور ۲۱ مئی پشاور ڈویژن میں دیہی امداد کے کام نے کافی ترقی کی ہے۔ دیہی ترقی میں زیادہ تر توجہ بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کھیتی باڑی کے طریقے کو بہتر بنانے۔ تعلیم اور صحت کو ترقی دینے اور پلوں اور سڑکوں کی تعمیر پر صرف کی جا رہی ہے۔ علاقے کے دیہاتی اس کام میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

میٹرک کا نتیجہ ۳۱ مئی کو شائع ہوگا

لاہور ۲۱ مئی۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ۱۹۵۶ء کے امتحان میٹرکولیشن کا نتیجہ ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء کو شائع کر دیا جائے گا۔

کراچی ۲۱ مئی پاکستانی قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب خاں آج یہاں سے ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔

اردن کی کابینہ مستعفی ہو گئی

عمان ۲۱ مئی اردن کے وزیر اعظم سمیع الرفاعی نے کل اپنی کابینہ کے ارکان کا استعفا شاہ حسین کو پیش کر دیا ہے۔ شاہ حسین نے سمیع الرفاعی کی کابینہ کا استعفا منظور کر لیا ہے اور سعید المفتی کو وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ استعفا کی وجہ وزیر اعظم اور شاہ کے درمیان اختلافات بیان کئے جاتے ہیں۔

ستلج کی سطح بلند ہو رہی ہے

بہاولپور ۲۱ مئی۔ دریائے ستلج کی پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ گزشتہ دنوں دریائے ستلج میں جو پانی آیا تھا۔ اس سے کئی سرکاری کشتیاں ڈوب گئی تھیں اور کشتیوں کا پل دائیں طرف سے ٹوٹ گیا تھا۔ زیادہ پانی آجانے کی وجہ سے اب بائیں طرف سے بھی پل ٹوٹ گیا۔ پانی کی سطح چڑھتی جا رہی ہے۔ ابھی مزید پانی آنے کا امکان ہے۔

درخواست دعا

میری چھوٹی بھانجی امۃ المتین تقریباً عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے۔ بزرگان دین و احباب کرام اس بچی کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد از مکانہ)